احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 11- ستمبر 2000ء

CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 11 ستمبر 2000ء- 12 جمادی الثانی 1421 ہجری- 11 تبوک 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 206

دشمنان دین کے خلاف دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے وقت جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی تھی۔

اے اللہ جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے خود ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے خلاف ہماری مدد کر اور ہمیں اپنے دین کے بارہ میں مصیبت میں نہ ڈالنا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

جلسہ سالانہ جرمنی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب: 27- اگست 2000ء

جب دین کی خستہ حالی کا خیال آتا ہے تو بڑے کرب اور درد کی حالت مجھ پر طاری ہو جاتی ہے

ان لڑکوں کو نہ روکو یہ فخر کریں گے کہ ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا

بیوی کو تنگ کرنے والے پر حضرت مسیح موعود کی سخت ناراضگی اور اسے فی الفور اٹھ جانے کی ہدایت

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط نمبر 4)

حضرت فضل احمد صاحب پٹواری حلقہ گورداسپور

آپ اندازاً 1890ء میں پیدا ہوئے۔ مئی 1904ء میں 13- 14 سال کی عمر میں بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ دو سال پہلے ہی تعلق قائم ہو چکا تھا۔ آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ جمعہ ادا کرنے آیا کرتے تھے۔ آپ ٹی آئی سکول میں چھٹی جماعت میں تھے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور سکول کے دیگر لڑکے نماز ادا کرنے کے لئے (بیت) مبارک آجایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے مصافحہ کرنے کے شوق میں سب لڑکے پیش پیش ہوا کرتے تھے۔ اس سے بعض اوقات مہمانوں کو بہت دقت ہوتی تھی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ دیکھ کر لڑکوں کو (بیت) مبارک میں آنے سے روک دیا۔ ایک یا دو دن کے بعد حضرت مسیح موعود نے دریافت فرمایا کہ لڑکے نماز کے لئے کیوں نہیں آتے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ میں نے روکا دیا ہے۔ مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا مولوی صاحب ہم آج موئے کل دوسرا دن۔ یہ بچے تین پشت تک زندہ رہیں گے اور اپنی اولادوں کو کہیں گے کہ ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور ان کی اولادیں بھی کہیں گی کہ ہمارے باپ دادا نے مسیح موعود کو دیکھا تھا۔ انہیں مت روکو۔ آخر کار تجویز یہ طے ہوئی کہ ایک کلاس کے لڑکے روزانہ آیا کریں۔ اور ہائی کلاس کے لڑکے ہر نماز میں آسکیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کثرت سے ایسے لوگوں کی اولادیں ہمیں ملتی ہیں جو اس بات پر فخر کرتی ہیں کہ ہمارے باپ دادا نے حضرت مسیح موعود کو اپنی آنکھ سے دیکھا۔

حضرت محمد اکبر صاحب محلہ وزیر آباد ملتان شہر قوم پٹھان

آپ نے دسمبر 1905ء میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 1904ء میں جماعت میں شامل ہوئے۔ لیکن یاد نہیں کہ بیعت کا خط اس سال میں لکھا یا نہیں۔ 1905ء میں دستی بیعت کی۔ 1907ء کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ڈیرہ غازیخان میں ایک پرانی ویران (بیت الذکر) تھی جسے مرمت کر کے احمدیوں نے آباد کیا۔ پھر ایک مولوی فضل الحق آگیا اور اس نے دوسرے مولویوں سے مل کر لوگوں کو بھڑکانا شروع کیا۔ پولیس نے کہا کہ حالات خراب ہیں۔ دونوں طرف سے ضمانت لی جائے۔ احمدیوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں درد بھرا خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے جواب دیا ضمانت نہیں کرانی (بیت الذکر) چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ نصیحت آج بھی جاری و ساری ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کسی احمدی کے گھر نماز ادا کرنا شروع کر دیں۔ اس کے بعد شہر اور وہ بیت دریا برد ہو گئے۔ نیا شہر بنایا گیا تو نئے شہر میں جو (بیت الذکر) سب سے پہلے بنی وہ احمدیہ (بیت الذکر) تھی۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ چوہدری نذر محمد صاحب جو اصل میں شاہ پور کے رہنے والے تھے اور ڈیرہ غازی خان میں ملازم تھے وہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کوئی اور دوست آیا اور اس نے بیان کیا کہ اس کے سسرال والوں نے لڑکی بڑی مشکل سے دی ہے۔ اب اس نے ارادہ کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سسرال کبھی بھی نہ جانے دے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ نصیحت بار بار کی جاتی ہے کہ والدین جب لڑکی کو رخصت کرتے ہیں تو پھر اگر ان کی لڑکی کو کوئی دکھ پہنچے تو ماں باپ کے لئے اس سے بڑا عذاب کوئی نہیں خدا کا خوف کریں کہ کسی کی بچی آپ کے گھر میں آئی ہے۔ آپ کی بچی بھی کسی کے گھر جائے گی۔ اس سے برا سلوک نہ کیا کرو۔

اس دوست نے کہا کہ اب میں اس کو اس کے ماں باپ کے پاس کبھی بھی نہ بھجواؤں گا۔ یہ بات سن کر حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے اس شخص کو کہا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آجائے۔ وہ شخص فوراً چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور کہا کہ وہ توبہ کرتا ہے۔ تب حضور نے اسے بیٹھنے کی اجازت دی۔

چوہدری نذر محمد صاحب کہنے لگے کہ اتنی سی بات پر حضور نے اتنا غصہ کیا۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ بیوی کو پوچھتا تک نہیں ہوں۔ انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے یہ عہد کیا کہ میں واپس جا کر بیوی

مسلسل صفحہ 2 پر

ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے
دوسرا ہفتہ تربیت
24 تا 30 ستمبر منایا جائے

○ امسال مجلس مشاورت کی تجویز نمبر 1 کے الفاظ حسب ذیل تھے۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں تلاوت قرآن ہو حضور انور کے اس ارشاد پہ عمل درآمد کے لئے موثر طریق کار وضع کیا جائے۔"

ہر چند کہ نماز باجماعت ایک اہم دینی فریضہ ہے اور اس کی اہمیت اور ادائیگی کے سلسلہ میں تفصیلی ارشادات موجود ہیں تاہم قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم خالصۃً" تربیتی امور ہیں جو مسلسل وعظ و نصیحت اور نگرانی کے محتاج ہیں نیز جماعت میں روز افزوں اضافہ کے پیش نظر نئی صدی کے استقبال کے حوالہ سے حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں مزید ترغیب و تحریص اور یاد دہانی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں سب کمیٹی نے جو سفارشات تجویز کیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

1- افراد جماعت میں قیام نماز (بالخصوص نماز باجماعت) اور تلاوت قرآن کریم کے لئے وعظ و نصیحت اور تذکیر کا نظام مزید موثر بنایا جائے۔

2- جماعتوں میں درس خطبات جمعہ اور تربیتی اجلاسات میں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے نیز MTA سے بھی استفادہ کیا جائے۔

3- ہر سہ ماہی میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں خصوصی توجہ دلائی جائے۔

4- جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران۔ نمائندگان شوریٰ اور والدین اور خاندان کے سربراہ اس سلسلہ میں اپنا ذاتی عملی نمونہ پیش کریں۔

5- حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہر ماہ جماعتی مجلس عاملہ کے اجلاس میں نماز باجماعت کا تفصیلی جائزہ پیش کر کے آئندہ اصلاح احوال کے لئے ٹھوس مساعی کی جائے۔

باقی صفحہ 7 پر

سے معافی مانگوں گا اور آئندہ اس سے کبھی بدسلوکی نہ کروں گا۔ چنانچہ واپس گئے تو اپنی بیوی کے لئے کئی تحائف لے کر گئے۔ گھر پہنچ کر بیوی کے آگے وہ تحائف رکھے اور بڑی منت کر کے اس سے معافی مانگی۔ ان کی بیوی حیران ہو گئی کہ اتنی تبدیلی کیسے آئی جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ تبدیلی حضرت مسیح موعود کے طفیل آئی ہے تو وہ حضور کو بے شمار دعائیں دینے لگی جنہوں نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے بدل دیا۔

حضرت عزیز دین صاحب۔ سکنہ چانگریاں۔ ضلع سیالکوٹ

آپ نے 1905ء میں دستی بیعت کی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے وقت یہ قادیان میں تھے انہوں نے بتایا کہ (بیت) اقصیٰ میں جلسہ ہو رہا تھا ہندوؤں کے مکان کی چھت (بیت الذکر) کے صحن کے برابر تھی۔ ایک ہندو عورت نے وہاں سے آکر گالیاں نکالیں۔ حضرت صاحب نے چھت کے گرد جنگلہ لگوا دیا کہ کسی آدمی کا دل ان گالیوں سے تنگ نہ ہو حضور نے فرمایا عنقریب یہ مکانات الٰہی سلسلہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اللہ کے فضل سے ہم نے دیکھا کہ یہی بات ہوئی۔ ہم نے یہ نشانات پورے ہوتے دیکھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے بھی اپنے بچپن میں اور انہوں نے بھی یہ نشان پورے ہوتے دیکھے۔

حضرت شیخ غلام حسین صاحب لدھیانوی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ دہلی

آپ کا سن بیعت 1905ء کا ہے مکرم شیخ فرمان علی صاحب بی اے انجینئر سے مولوی فتح دین صاحب سیالکوٹی نے بیان کیا یہ بہت ابتدائی دنوں کی بات ہے۔ میں قادیان گیا اور حضرت مسیح موعود کے کمرے میں ہی سو گیا۔ آدھی رات کو میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود شدت درد سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں میں سخت ڈرا کہ معاملہ کیا ہے۔ مگر مجھے جرأت نہ ہوئی کہ حضرت مسیح موعود سے پوچھوں۔ حضور ایک کونے سے دوسرے کونے تک دوڑتے ہوئے جاتے اور پھر اسی طرح واپس آتے۔ میں نے سمجھا کہ شاید درد گردہ کا دورہ ہے۔ پھر کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود پر سکون کی حالت طاری ہوئی میں بھی خاموشی سے سو گیا۔ صبح میں نے ذکر کیا کہ رات میری آنکھوں نے کیا نظارہ دیکھا تھا۔ حضور آپ کو کیا تکلیف تھی؟ حضرت مسیح موعود کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا میاں فتح دین تم اس وقت جاگ رہے تھے۔ میں جب نماز کے لئے اٹھا تو تم سو رہے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی میری اس حالت کو دیکھے جو درد کی وجہ سے مجھ پر طاری تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ جب دین کی خستہ حالی اور پریشانی کا خیال آتا ہے تو میں سخت بے قرار ہو جاتا ہوں۔ اور بڑے کرب اور درد کی حالت مجھ پر طاری ہو جاتی ہے۔

~~سید~~ طاہر احمد صاحب ' پیٹرن ایسوسی ایشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا تعارف

○ کمپیوٹر کے حوالے سے احمدی کمپیوٹرز پروفیشنلز کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی ضرورت کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی اسی مقصد کے حصول کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب مرحوم نے 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ایک ایسوسی ایشن کے قیام کی اجازت حاصل کی اور اس ایسوسی ایشن کا نام ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز تجویز ہوا اور مکرم قادر صاحب مرحوم نے ابتدائی کام بڑی جانفشانی سے شروع کیے بالآخر 6۔ ستمبر 1996ء کو 42 ممبرز کے اجتماع میں اس ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران کا الیکشن ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت الیکشن کے نتائج کی منظوری دی اور پہلے چیئرمین اور پیٹرن مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب مرحوم مقرر ہوئے۔ اس کے بعد مختلف چیپٹرز کی تشکیل کا مرحلہ شروع ہوا۔ اب تک اللہ کے فضل سے پانچ چیپٹرز تشکیل پا چکے ہیں اور اس وقت ممبرز کی کل تعداد 300 کے لگ بھگ ہے۔ ایسوسی ایشن کا باقاعدہ ایک کانسٹی ٹیوشن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے رائج ہے۔ جس کے مطابق ایسوسی ایشن خالصتاً پیشہ وارانہ اور غیر سیاسی تنظیم ہے جس کے مندرجہ ذیل تین مقاصد ہیں۔

1۔ احمدیت اور کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ کے شعبوں کی ترویج کرنا۔

2۔ اس کے ممبران کو جدید علم اور ٹیکنیکس میں مدد دینا اور ان کے اندر خود اعتمادی' ہمت اور بردباری پیدا کرنا تاکہ وہ اس شعبہ میں امتیازی اور عملی حیثیت حاصل کر سکیں۔

3۔ اس کے ممبران میں انتہائی انہماک کے ساتھ ایمانداری' سچائی اور محنت کی روح پیدا کرنا۔ اور اللہ سے اپنے ذاتی اور پیشہ وارانہ معاملات میں ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنا۔

ایسوسی ایشن کا ہیڈ کوارٹر ربوہ (پاکستان) میں ہے۔ اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو وہاں ایگزیکٹیو کمیٹی کی منظوری سے لوکل چیپٹر قائم کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت مندرجہ ذیل چیپٹرز کام کر رہے ہیں۔

1۔ ربوہ (2) لاہور (3) راولپنڈی / اسلام آباد) (4) واہ کینٹ (5) کراچی

تمام احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز اور کمپیوٹر Hobbiest اس ایسوسی ایشن کی ممبر شپ لے سکتے ہیں۔ ممبر شپ کی کوالیفیکیشن کے لحاظ سے مندرجہ ذیل کیٹیگریز ہیں۔

1۔ فیلوز۔ 2۔ ممبرز۔ 3۔ ایسوسی ایٹس۔ 4۔ اعزازی

ایسوسی ایشن کی ممبر شپ حاصل کرنے کا طریقہ

کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے تمام خواتین و حضرات اپنے لوکل چیپٹرز کے عہدیداران سے مل کر اپنی ممبر شپ کیٹیگری کے مطابق ممبر شپ فارم مکمل کر کے سالانہ ممبر شپ فیس ادا کر کے ممبر بن سکتے ہیں۔

ممبر شپ حاصل کرنے کے فوائد

1۔ اگر کوئی تنظیم خلیفہ وقت کی منظوری سے بنے تو ہر اہل احمدی کے لئے اس کی ممبر شپ حاصل کرنا یقیناً ایک سعادت اور باعث ثواب ہے۔

2۔ ایسوسی ایشن کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس پر وہ اپنی ماہرانہ کاوشوں اور تجربہ کو احسن رنگ میں خدمت دین کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

3۔ ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارم پر مختلف لیول کے کمپیوٹر پروفیشنلز ایک دوسرے سے رابطہ رکھ کر اپنے اور اس فیلڈ میں موجود دوسرے احمدی بھائیوں کے تجربہ سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

4۔ ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارم پر مختلف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے ذمہ اس فیلڈ سے متعلقہ اہم جماعتی خدمات سپرد کی جا سکتی ہیں۔

5۔ مختلف پروگرامز مثلاً نمائش' لیکچرز' ٹریننگ کلاسز کے ذریعہ اپنے ممبرز کے علم اور تجربہ کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

6۔ ایسے ممبرز جو طالب علم ہیں وہ اپنے ساتھی پروفیشنلز ممبرز کے علم و تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی تعلیم میں صحیح سمت میں ترقی کر سکتے ہیں۔

(ربوہ سے ممبر شپ اور دیگر معلومات کے حصول کے لئے خواتین و حضرات صدر AACP ربوہ چیپٹر سے شام 5 تا 9 رابطہ قائم کریں فون: 211668)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 13 / ستمبر 2000ء

12-30 a.m	ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
1-00 a.m.	بنگالی ملاقات۔
	ریکارڈ: 5 / ستمبر 2000ء)
2-00 a.m.	ہماری کائنات۔
2-35 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 124
3-35 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 433
6-10 a.m.	بنگالی ملاقات۔
7-10 a.m.	اردو کلاس نمبر 428
8-25 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
9-00 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m.	سواحیلی پروگرام۔
11-50 a.m.	ہماری کائنات۔
12-30 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 433
1-30 p.m.	اردو کلاس نمبر 428
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m.	اردو اسباق نمبر 13
5-05 p.m.	اطفال سے ملاقات
	(ریکارڈ: 6 ستمبر 2000ء)
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-05 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس
8-20 p.m.	اردو اسباق نمبر 13
8-50 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
10-05 p.m.	تلاوت۔

جمعرات 14 / ستمبر 2000ء

12-40 a.m.	فرانسیسی پروگرام
1-05 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
2-25 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 125
3-30 a.m.	اردو اسباق نمبر 13
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 434
6-10 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
7-10 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر 429
8-20 a.m.	اردو اسباق نمبر 13
8-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 125
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m.	سندھی پروگرام۔
12-10 p.m.	لجنہ میگزین
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 434
1-50 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 430

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت میاں عبدالرحمان صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود

(ولادت:1874ء، بیعت 1898ء، وفات 1924ء)

تاریخ احمدیت میں پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک قدیم قصبہ بھیرہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے یہاں نہ صرف یہ کہ اول المبایعین حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول جیسی بزرگ ہستی پیدا ہوئی بلکہ آپ کے زیر اثر اور آپ سے محبت رکھنے والے کئی سعید الفطرت لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی سالوں میں ہی حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کر کے حضرت کے غلاموں میں شامل ہو کر "رفقاء مسیح موعود" کا درجہ پالیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

ضمناً یہاں مشہور احمدی شاعر جناب ثاقب زیروی صاحب کا ایک شعر بیان کرنا چاہتا ہوں جو سرزمین بھیرہ کے بارہ میں ہے۔ فرماتے ہیں۔

مایہ صد ناز ہے ثاقب یہ بھیرہ کی زمیں
جس میں نورالدین سا پیدا ہوا نور نگیں

زیر نظر مضمون میں خاکسار حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیروی کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے جو خاکسار کے حقیقی دادا تھے آپ کو عالم جوانی میں قادیان جا کر 1898ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعدازاں آپ کے ذریعے آپ کی اہلیہ محترمہ، والدین اور کئی عزیزوں رشتہ داروں کو احمدی ہونے کی توفیق ملی نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقدور بھر خدمت دین کی بھی سعادت بخشی۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف مسیح موعود کی بیعت کی سعادت نصیب کی بلکہ آپ کو اور آپ کی ساری اولاد اور خاندان کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اس کا جتنا شکر کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اس لئے دل اس کی حمد سے لبریز ہے اور زبان پر یہ دعا جاری ہے۔

"اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے پر یہ بھی احسان کر کہ میری اولاد نیک بخت ہو اور میرے لئے خوشی کا موجب ہو اور میں اولاد پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ ہر ایک حاجت کے وقت تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں ان میں سے ہوں جو تیرے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں اور نہ کسی اور کے آگے"

(بحوالہ چشمہ معرفت تصنیف حضرت مسیح موعود ص 200 حاشیہ)

اس قدرے لمبی تمہید کے بعد اب میں اپنے بزرگ دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کی زندگی کے بعض اہم حالات و واقعات تحریر کرتا ہوں جن کا ماخذ "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" ہے جو خاکسار کے والد محترم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی تصنیف ہے جو انہوں نے دسمبر 1972ء میں مرکز کی منظوری سے شائع کی تھی۔

ابتدائی حالات

حضرت میاں عبدالرحمان صاحب کی پیدائش سن 1874ء کی ہے۔ آپ اسی محلہ اور گلی میں پیدا ہوئے جہاں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا آبائی گھر ہے اور جو خلافت اولیٰ کے زمانے میں "بیت نور" میں تبدیل کر دیا گیا (اور جس کی زیارت کے لئے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کئی نامور ہستیاں تشریف لے جاتی رہی ہیں۔) آپ کے والد محترم کا نام حضرت میاں الہ دین صاحب اور والدہ محترمہ کا نام فاطمہ بی بی صاحبہ تھا۔ خود حضرت میاں الہ دین صاحب کو بھی اپنے اس بیٹے سے ایک ماہ بعد قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے رفقاء میں شمولیت کا شرف عظیم نصیب ہوا تھا۔ حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب اپنے تمام بہن بھائیوں میں سے سب سے بڑے تھے۔

حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب نے ایم بی پرائمری سکول بھیرہ (جو دراصل حضرت خلیفہ اول کے زیر تعمیر مطب کی بلڈنگ تھی) اور پھر گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ میں تعلیم پائی۔ آپ کے بچپن کے دوستوں اور کلاس فیلوز میں ایک نمایاں شخصیت حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) ہیں جو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کے وظیفہ پر بچپن میں حضور ہی کی کفالت میں بھیرہ میں رہتے رہے اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ چنانچہ "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" (مطبوعہ دسمبر 1972ء) کے صفحہ نمبر 14 پر لکھا ہے

"آپ (حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ ناقل) کو درویشوں، طالب علموں، مسکینوں اور خاص طور پر نو(احمدیوں) کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ آپ کی طبی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ ان دنوں علاقہ جالندھر کے ایک سکھ نوجوان مہر سنگھ نے (دین) قبول کیا (دینی) نام عبدالرحمٰن رکھا گیا وہ حضور کی تربیت میں بھیرہ آ گئے اور میرے والد صاحب ان کا نام بھی عبدالرحمٰن تھا ہم جماعت دوست بن گئے تھے۔ والد صاحب کو حضرت مولوی صاحب (یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب) کے خاندان سے دودھ کا رشتہ تھا اس لئے ہر دو عبدالرحمٰن اکٹھے حضور کے مکان میں آتے جاتے اور لکھتے پڑھتے تھے۔ مڈل کا امتحان دونوں نے ضلع کے صدر مقام شاہ پور میں جا کر دیا (حضرت) سردار عبدالرحمٰن صاحب حضور کی معیت میں پھر کشمیر چلے گئے وہیں ان کی شادی کرائی گئی۔ پھر وہ قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود کے 313 (رفقاء) میں شمولیت کا شرف پایا" حضرت خان سید غلام حسین شاہ صاحب (رفیق مسیح موعود) جو وٹرنری ڈاکٹر تھے بھی آپ کے کلاس فیلو تھے (بحوالہ بھیرہ تاریخ احمدیت ص 81) محترم خان بہادر غلام محمد گلگتی بھی آپ کے کلاس فیلو تھے (ایضاً ص 130)

خاکسار کے دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کا تعلق ایک غریب گھرانہ سے تھا والدین بہت دیندار تھے اور دنیا کی طرف زیادہ توجہ نہ تھی۔ آپ کے والد محترم کا ایک واقعہ ہے کہ "ایک دفعہ موسم سرما میں بوجہ شدت سردی انہوں نے نماز تہجد کے لئے اٹھتے ہوئے طبیعت میں کسل محسوس کیا تو رضائی سمیت اپنے تئیں فرش پر گرا دیا اور یہ کہتے ہوئے اٹھے الہ دین اب وضو کر کے نماز پڑھے گا کہ نہیں" (بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 91) آپ کے والدین اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور کسی حد تک پڑھے لکھے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضور کے خاندان سے گہرے تعلقات رکھتے تھے چنانچہ خاکسار کے دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کو حضرت خلیفہ اول کی ایک حقیقی بھتیجی کا رضائی بھائی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

آپ کی بیعت کا واقعہ

بھیرہ میں احمدیت کا پیغام تو انہی دنوں میں پہنچ گیا تھا جب حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت لی تھی۔ حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کے وہ بچپن کا زمانہ تھا۔ اگرچہ آپ کے دل میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کا بے حد احترام تھا اور گہری محبت تھی اور حضور سب سے پہلے بیعت کر چکے تھے تاہم آپ کو احمدیت قبول کرنے میں تامل تھا کیونکہ آپ کے والد محترم میاں الہ دین صاحب کو اختلاف تھا۔ لیکن ایک مرتبہ آپ سرکاری تعمیرات کے سلسلہ میں منڈی بہاؤالدین کے نواحی علاقہ میں تشریف لے گئے وہاں آپ کو حضرت مسیح موعود کا لٹریچر پڑھنے کا موقعہ ملا اور آپ کو شرح صدر ہو گیا۔ وہاں سے آپ سیدھے قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کر کے آپ کے رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل کر لیا۔ یہ 1898ء کا مبارک سال تھا۔

آپ کے والد صاحب کا ردعمل

بیعت کرنے کے چند ہی دن بعد آپ نے جلد ہی قادیان سے اپنے والد بزرگوار کو خط لکھا اور اس میں ان کو اطلاع دی کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی ہے اور والد صاحب کو بھی بیعت کرنے کی درخواست کی۔ (خدا بہتر جانتا ہے کہ آپ کو یہ از خود تحریک ہوئی یا حضرت مولانا نورالدین صاحب کے نیک مشورہ سے آپ نے ایسے کیا)۔ بہرحال خط ملنے پر آپ کے والد صاحب کو بہت صدمہ پہنچا، کہنے لگے افسوس میرا تعلیم یافتہ خوبصورت، خوب سیرت، شادی شدہ بیٹا (نعوذ باللہ) ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا۔ انہوں نے ہمت کر کے خود قادیان جا کر حضرت مسیح موعود سے اختلافی مسائل پر بحث کر کے اور اپنی دانست میں حضرت مسیح موعود کو ہرا کر اپنے بیٹے کو واپس اپنے عقائد پر لانے کا عزم کیا اور قادیان جا پہنچے لیکن حضرت مسیح موعود کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو ان کے دل پر ایک خاص اثر ہوا کہ ایسے چہرے تو صادقوں کے ہوتے ہیں کاذبوں کے نہیں ہوتے۔ (بیت) مبارک قادیان میں حضرت مسیح موعود نے نماز کے بعد اپنے دوستوں کے درمیان بیٹھ کر ایک تقریر فرمائی جس میں آپ کے والد محترم کے تمام اعتراضات کا جواب آ گیا۔ وہ فرماتے تھے کہ اعتراضات کی عمارت ریت کے ٹیلے کی طرح گر گئی۔ دل صاف ہو گیا

اور فوراً بڑھ کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرلی اور رفقاء میں شامل ہو گئے۔ تاہم باپ اور بیٹے کی بیعت میں تقریباً ایک ماہ کا وقفہ ہے۔

باپ بیٹے کی وطن واپسی

بیعت کے وقت حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کی عمر 24 سال اور آپ کے والد حضرت میاں الہ دین صاحب کی عمر 46 سال کی تھی۔ بہرحال بیعت کے بعد دونوں باپ بیٹا اپنے محسن اور ہم وطن بزرگ حضرت مولانا نورالدین صاحب (جو 1893ء سے مستقل طور پر قادیان ہجرت فرما چکے تھے) کے پاس چند دن رہ کر ان سے اور اپنے آقا حضرت مسیح موعود سے برکت حاصل کرکے خوشی خوشی واپس بھیرہ آئے اور آتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ اپنے خاندان اور ملنے جلنے والوں کو دعوت الی اللہ کی اور اللہ کے فضل سے سارا خاندان فوراً احمدی ہوگیا۔ اس پر اپنے بیوی بچوں اور خاندان کے جملہ افراد کی طرف سے بیعت کے خطوط لکھوائے۔ خاکسار کے والد محترم نے ان رشتہ داروں کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ "والد صاحب کے دو بھائی حاجی فضل الٰہی صاحب و نورالٰہی صاحب عالم شباب میں تھے حضرت والد صاحب (میاں عبدالرحمٰن صاحب) کے ذریعے ان کے ہم زلف نیک محمد صاحب اور ہمارے ماموں نور محمد صاحب بھی احمدی ہوئے تھے" (بھیرہ تاریخ احمدیت ص 93' 94) حاجی کریم بخش صاحب جو حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کے پھوپھا تھے انہوں نے بھی 1898ء میں آپ کے ذریعہ بیعت کی (تاریخ بھیرہ ص 139) آپ کے والد حضرت میاں الہ دین صاحب 53 سال کی عمر میں 1905ء میں بھیرہ میں وفات پاگئے اور وہیں پر ان کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ گویا بیعت کے بعد سات سال تک زندہ رہے اور اللہ کے فضل سے انجام بخیر ہوا۔

ایک اہم قلمی خدمت

خاکسار کے دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا آپ غیر (احمدیوں) کو بھی پیغام حق پہنچاتے تھے اس مقصد کے لئے آپ نے ایک اشتہار بھی شائع کیا جس کا عنوان تھا "آریوں کا خدا عیسائیوں کا خدا اور (احمدیوں) کا خدا"...... میں اس اشتہار کو مولا کریم کے نام سے شروع کرتا ہوں جو زمین اور آسمان کو اور مافیہا کو بغیر کسی امداد کے پیدا کرنے والا ہے اس کے کان نہیں مگر کیڑے کے پاؤں کی آواز بھی سنتا ہے آنکھیں نہیں مگر ظاہر و چھپی سب چیزوں کو دیکھتا ہے وہ

(1) رب ہے ذرہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز کا پالنے والا ہے

(2) رحمان ہے بے شمار چیزیں اس نے بن مانگے دی ہیں

(3) رحیم ہے سچی توبہ سے گناہ معاف کردیتا ہے اور محنت کا پھل ضرور دیتا ہے

(4) مالک ہے جزا سزا کا پورا اختیار رکھتا ہے۔ کوئی اس پر نگران نہیں وہ واحد لاشریک ہے۔ مادہ اور روح کا محتاج نہیں۔ وہ گونگا نہیں کہ وید کے زمانہ کے بعد خاموش ہو بلکہ (دین حق) کا خدا ہر زمانہ میں بذریعہ الہام اپنے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اس زمانہ میں (-) غیرت خداوندی نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی موعود بنا کر مبعوث کیا۔ آپ کے لئے آسمان پر کسوف خسوف ماہ رمضان 1894ء میں ظاہر ہوئے (-) زمین نے طاعون کے ذریعے گواہی دی (-) کیا اب بھی خدائے قادر کے بولنے میں کچھ شک باقی ہے جبکہ اس زمانہ کے مامور کے ذریعے خداوند کریم کے الہام کے مطابق (-) گستاخ دشمن لیکھرام غیبی چھری سے ہلاک ہوا۔ نیز (دین) کا شدید دشمن ڈوئی (امریکہ) آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ حضرت مرزا صاحب پر مخالفین نے خوفناک مقدمات بنائے مگر ہر دفعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی کی خوشخبری دی جو ہمیشہ پوری ہوئی

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اب سلیم الفطرت خود فیصلہ کرلیں کہ کون سا مذہب انسان کو اپیل کرتا ہے یقیناً (دین) ہے جو کہ خداوند کریم کی جامع صفات حسنہ کو پیش کرتا ہے۔ پس ہر قیمت پر حق کو قبول کرنا چاہئے۔

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند

المشتہر (میاں) عبدالرحمٰن بھیرہ ضلع سرگودھا

اگرچہ اس اشتہار پر تاریخ درج نہیں تاہم معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشتہار حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی کے ابتدائی دور میں لکھ کر شائع کیا گیا تھا۔

خلافت اولیٰ میں آپ کی غیرت کا ایک واقعہ

موجودہ (بیت) نور بھیرہ (جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا جدی مکان تھا) کے ملحق ایک بیت الذکر میں حضور کے خاندان کے افراد ہی امامت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ حضور کے اس جدی مکان (موجودہ بیت نور) کی غربی دیوار میں ایک کھڑکی تھی جو اس بیت الذکر میں کھلتی تھی۔ سلسلہ احمدیہ کے قیام پر اس بیت الذکر کے بعض مقتدیوں نے احمدیت قبول کرلی اور بعض نے مخالفت کی۔ پہلے تو سب اکٹھے ہی نمازیں ادا کرتے تھے لیکن جب علماء نے حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا اور اپنی مساجد میں نمازیں پڑھنے سے روکا تو حضور نے احمدیوں کو غیر احمدی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ تم میں سے تمہارا اپنا امام ہو۔ چنانچہ اس حکم کے بعد اسی بیت الذکر میں احمدی اور غیر احمدی الگ الگ جماعت کروانے لگے تاہم اذان ایک ہی کافی سمجھی جاتی تھی۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ سن 1911ء میں احمدیوں کی نماز کے دوران ایک مخالف نے شرارت کی جس کے نتیجہ میں حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب نے غیرت میں آکر اس شرارتی مخالف سے کچھ سختی کی جس پر بڑا فساد کھڑا ہوگیا۔ معاملہ حکومت تک پہنچا۔ جماعتی نظام قائم ہو چکا تھا۔ جماعت کے سیکرٹری صاحب نے حضرت خلیفہ اول کو رپورٹ بھجوائی۔ حضرت خلیفہ اول نے کچھ اس قسم کے الفاظ فرمائے کہ عبدالرحمٰن نے ٹھیک کیا ہے غیرت کا یہی تقاضا ہے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ افسوس کہ لوگ اب اپنی ہی بیت الذکر میں ہمیں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ حضور نے اس بیت الذکر سے ملحق اپنا جدی مکان

جماعت احمدیہ کو دے دیا کہ اسے (بیت الذکر) کی شکل دے دیں چنانچہ اس طرح (بیت الذکر) نور احمدیہ بھیرہ اس وقت معرض وجود میں آئی جس میں اب تک وہ کمرہ محفوظ ہے جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی پیدائش ہوئی تھی اور جس میں حضرت مسیح موعود کا یہ شعر آویزاں ہے

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

بعض متفرق حالات وواقعات

حضرت میاں کرم دین صاحب رفیق مسیح موعود بڑے لائق اور دانا آدمی تھے ان کی رہنمائی میں آپ نے بھی حضرت خلیفہ اول کے آبائی مکان کو بیت نور کی شکل دینے میں خاطر خواہ حصہ لیا۔ جماعتی نظام میں آپ جماعت کے اولین سیکریٹریان مال میں سے تھے چنانچہ بھیرہ کی تاریخ احمدیت میں حضرت قریشی غلام حسین صاحب جو بزرگ رفقاء مسیح موعود میں سے تھے کے ذکر میں لکھا ہے "میرے والد (حضرت) میاں عبدالرحمٰن صاحب کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔ روزانہ فرصت نکال کر آپ کے پاس جاتے تھے اور تحفتہً کھانڈ یا مصری لے جاتے تھے جو کہ قریشی صاحب کو بہت مرغوب تھی۔ والد صاحب (حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب) جماعت کے محصل بھی مقرر تھے اس لئے قریشی صاحب انہی کو باقاعدہ چندہ دیتے تھے والد صاحب بزرگوار کی وفات (1924ء) کے بعد برادرم (میاں) عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال بنے۔ قریشی صاحب نے ان کو تاکید کر رکھی تھی کہ ماہ بماہ آکر چندہ لے جایا کرو (بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 86)

حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب جماعت احمدیہ بھیرہ کے سرگرم رکن تھے جلسہ سالانہ قادیان پر جایا کرتے تھے والد صاحب بیان کرتے ہیں "1912ء یا 1911ء کے جلسہ سالانہ پر ہمارا سارا کنبہ قادیان گیا تھا اور حضور (حضرت خلیفہ اول) کے ہاں قیام کیا تھا۔ مجھے حضور (خلیفہ اول) کی زیارت بھی ہوتی تھی۔ پھر جب ہم قادیان جاتے تو حضرت اماں جی کے لئے تحائف لے جاتے تھے۔...... (بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 96) آپ کو خلافت ثانیہ کے قیام پر ذرا بھی تردد نہیں ہوا اور فوراً بیعت کرلی۔

زہد و تقویٰ اور عشق قرآن

آپ بہت معمور الاوقات تھے اور اس کی وجہ دراصل یہی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے تمام رفقاء زہد و تقویٰ اور عشق قرآن میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور یہ حضرت کی قوت قدسیہ کا ایک عظیم معجزہ ہے۔

خاکسار کے دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کے بارے میں محترم والد صاحب تحریر کرتے ہیں "حضرت والد صاحب بڑے ہی باغیرت انسان تھے' شرم و حیا کے پتلے تھے۔ فضول رسوم و رواج سے متنفر' شریعت کے پابند تھے۔ عقیدہ کے پختہ اور علم دوست تھے۔ وعظ عمدہ پیرایہ میں کرتے تھے۔ وہ ایک معزز انسان تھے اور عزت کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ عالم باعمل تھے......

...... حضرت والد صاحب بڑے عدیم الفرصت تھے۔ دن بھر کاروبار میں مصروف رہتے۔ رات کو اضافہ علم کی خاطر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب (جو کہ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے حضرت مولوی خان ملک صاحب مصنف قانونچہ کھیوالی کے فرزند تھے قرآن کریم حدیث اور فقہ کا درس بھی دیتے تھے) کے درس قرآن شریف و حدیث میں شامل ہوتے۔ رات گئے واپس آتے۔ پھر نماز تہجد و فجر کی ادائیگی کے لئے (بیت) نور چلے جاتے تھے۔ ہم ان کو صرف کھانے کے اوقات میں گھر پر دیکھتے تھے (بحوالہ بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 98' 99) والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ ہمارے دادا بڑی خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کیا کرتے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ آپ نے سلسلہ کے رسائل بھی جاری کروائے ہوئے تھے۔ مکرم مولوی محمد اعظیم اکسیر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے خاکسار کے تایا جان سے ریویو

آف ریلیجنز کے اس زمانے کے بعض رسائل قیمتاً خریدے جن پر خاکسار کے دادا کا نام لکھا ہوا ہے۔

آپ کی اہلیہ صاحبہ

حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کی اہلیہ محترمہ کا نام غلام بی بی صاحبہ تھا۔ انہیں بھی آپ کی بیعت کے فوراً بعد بذریعہ خط حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی بعد ازاں پھر ان کے ذریعے ان کے بھائیوں وغیرہ نے احمدیت قبول کی۔

خاکسار راقم الحروف کے والد میاں فضل الرحمٰن صاحب محترم بیان کرتے ہیں "ہماری والدہ صاحبہ ایک سلجھی ہوئی خاتون تھیں۔ ہماری تربیت کافی اچھی طرح سے کی۔ ہمیں بچپن میں ہی دعائیں اور مسائل سکھائے۔ ان کو بھی حضرت مولوی نورالدین صاحب سے خاص عقیدت تھی۔ چنانچہ اپنی اولاد کے نام (1) عطاالرحمٰن (2) فضل الرحمٰن (3) حبیب الرحمٰن حضور سے ہی تجویز کرائے تھے وہ بڑی متواضع خاتون تھیں۔ ان کے حسن سلوک کی وجہ سے متعدد مستورات ان کی بہنیں بنی ہوئی تھیں...... ہمارے گھریلو حالات بڑے اچھے جا رہے تھے مگر 1923ء میں ہماری ہمشیرہ ایک شیر خوار بچی کو چھوڑ کر فوت ہوگئی۔ جلدی بعد میں ہماری والدہ (محترمہ غلام بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب) بیمار پڑ گئیں۔ ہر چند علاج ہوا۔ مگر وہ فوت ہوگئیں۔" (بحوالہ بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 99)

ہمارے والد صاحب اپنی والدہ کا ذکر کرکے اکثر آبدیدہ ہوجایا کرتے تھے کیونکہ جب ان کی وفات ہوئی اس وقت والد صاحب صرف چھٹی جماعت کے طالب علم تھے اور سب سے چھوٹے بھائی مکرم محمد شریف احمد صاحب ابھی صرف دو تین سال کے بچے تھے۔ اور اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب میرے ماں باپ پر رحم کر کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی نیز یہ دعا بھی کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے رب! جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو۔

حج کی سعادت اور جدہ میں وفات

خلافت ثانیہ کے دسویں سال 1924ء میں آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور حج کے فریضہ سے فارغ ہو کر جلد ہی وہیں اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچے۔ اس کا پس منظر اور تفصیل محترم والد صاحب یوں بیان کرتے ہیں۔

"..... انہی دنوں ہماری دادی اماں نے حج بیت اللہ کی تیاری کر رکھی تھی۔ وہ ضعیف العمر تھیں اور دل میں یہ خواہش رکھتی تھیں کہ مر کر سر زمین حجاز میں دفن ہوں۔ ان کے ہمراہ جانے کے لئے میرے دو چچا صاحبان فضل الٰہی اور احمد دین تیار ہوئے مگر دادی اماں مصر تھیں کہ میرے والد صاحب (عبدالرحمٰن) بھی چلیں۔

والد صاحب تردد میں تھے کہ بن ماں کے بچوں کو چھوڑ کر کیسے جائیں ایک رات خواب میں انہوں نے اپنے تئیں مکہ شریف میں دیکھا۔ تب انہوں نے جانے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ ہمارے گھر سے چار کس بیک وقت حج کے لئے روانہ ہو پڑے۔ دادی اماں (محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ) تو حج کر کے دوسرے دن فوت ہوگئیں اور اس مقدس سرزمین میں دفن ہو کر مراد کو پہنچیں۔

ان دنوں عرب میں خانہ جنگی تھی۔ مدینہ شریف جانے کا راستہ دو ماہ کے لئے بند کردیا گیا۔ اکثر حاجی واپس آگئے۔ مگر حضرت والد صاحب کو مدینہ پاک کی زیارت کا شوق تھا۔ تینوں بھائیوں نے حضرت ابوبکر صاحب (یوسف احمدی (جو بعد میں (حضرت) خلیفۃ المسیح الثانی کے خسر بنے) کے ہاں جدہ میں قیام اختیار کرلیا کہ راستے کھلنے پر مدینہ شریف جاکر روضہ رسول ﷺ کی زیارت کریں گے مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا والد صاحب مکرم جلد ہی بیمار پڑ گئے اور چند دن کے بعد اللہ کو پیارے ہوگئے اور جدہ میں ہی دفن ہوئے" (بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 101، 102) وفات کے وقت آپ کی عمر پچاس سال کی تھی اور 1924 کا سن عیسوی تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے اس رفیق کے درجات بھی بلند فرماتا رہے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس (خالد احمدیت) نے اپنی ایک تقریر صداقت مسیح موعود..... (جو جلسہ سالانہ ربوہ 1964ء پر کی گئی تھی اور بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوئی) کے آخر میں سلسلہ کے بعض بزرگان کی ایک لمبی فہرست دی ہے اس فہرست میں حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کا نام بارہویں نمبر پر درج ہے (بحوالہ تاریخ احمدیت بھیرہ ص 99) بیعت کے بعد آپ کو حضرت مسیح موعود کا زمانہ 10 سال، خلیفہ اول کا زمانہ 6 سال اور خلیفہ ثانی کا زمانہ 10 سال دیکھنا نصیب ہوا۔

آپ کی اولاد

خاکسار کے دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن بھیروی اور خاکسار کی دادی محترمہ غلام بی بی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے جو اولاد عطا فرمائی ان کی تفصیل یہ ہے۔ 1- محترمہ بیگم بی بی صاحبہ (وفات یافتہ) 2- میاں عطاء الرحمٰن صاحب (وفات یافتہ) 3- میاں فضل الرحمن صاحب بسمل (وفات یافتہ) (خاکسار مضمون نگار محمود مجیب اصغر کے والد بزرگوار) 4- میاں حبیب الرحمٰن صاحب (وفات یافتہ) 5- میاں محمد شریف احمد صاحب (بقید حیات)

حرف آخر

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ان تمام آباؤ اجداد اور بزرگ رفقاء مسیح موعود کے درجات اپنے قرب میں بلند فرماتا رہے جن کی بدولت احمدیت ہم تک پہنچی اور ہم اور ہماری اولادیں نسلاً بعد نسلٍ خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور استحکام خلافت اور خدمت قرآن کی مقدور بھر توفیق پائیں اور ہمیشہ انجام بخیر ہوتا رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں دعا ہے کہ

اے ہمارے رب! تو نے محمد ﷺ کو نوع انسانی کے لئے ایک کامل نور بنا کر بھیجا تو نے اس نور سے ہمیں بھی حصہ دیا اپنی رحمت اور فضل سے۔ اے خدا! اس نور کو ہمارے لئے مکمل کر۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے ہمارے رب! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب کے کاموں سے محروم ہوجائیں اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے...... تیرے انعامات بے پایاں کا جو سلسلہ (دین حق) میں جاری ہوا ہے اس کا تسلسل بھی نہ ٹوٹے۔ اے ہمارے رب!..... ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما...... اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری سب کمزوریوں کو چھپالے۔ ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تو ہمارا محبوب آقا ہے۔ تیرے دامن کو ہم نے پکڑا، دامن جھٹک کے ہمیں پرے نہ پھینک دینا...... ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے اور اپنے اور (دین حق) کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے۔ (بحوالہ افتتاحی خطابات جلسہ سالانہ ربوہ۔) اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

میں نہیں رکھتا تھا اس دعویٰ سے اک ذرہ خبر
کھول کر دیکھو براہیں کو کہ تا ہو اعتبار

گر کہے کوئی کہ یہ منصب تھا شایانِ قریش
وہ خدا سے پوچھ لے میرا نہیں یہ کاروبار

مجھ کو بس ہے وہ خدا عہدوں کی کچھ پروا نہیں
ہو سکے تو خود بنو مہدی بحکمِ کردگار

جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگِ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اتار

(درثمین)

بقیہ صفحہ 6

بڑی دلچسپ معلومات حاصل کیں مثلاً یہ کہ پھول کی پتیاں 7 یا 9 کبھی نہیں ہوتی۔

کثافت اضافی

سب سے پہلے آپ نے اشیاء کی کثافت اضافی معلوم کرنے کا طریق دریافت کیا۔ آپ نے اس مقصد کے لئے ایک ایسا برتن استعمال کیا جس میں نیچے کی طرف جھکی ہوئی ایک ٹوٹی لگی ہوئی تھی۔ اس کو پانی سے ٹوٹی تک بھر دیا اس میں ٹھوس ڈالا۔ جو پانی بہہ نکلا اس کا وزن کرلیا۔ پھر ہوا میں ٹھوس کے وزن سے کثافت اضافی دریافت کرلی۔ اس طریق پر آپ نے 18 قیمتی جواہرات اور دھاتوں کی اضافی کثافتیں معلوم کیں۔

الغرض سائنس کے میدان میں اس دور کے چند جانبازوں میں البیرونی کا ایک اپنا مقام ہے اور رہتی دنیا تک سائنس سے تعلق رکھنے والے آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

کتابیات

1- سائنس اور جہان نو
مجموعہ مقالات ڈاکٹر محمد عبدالسلام
ناشر فرنٹیئر پوسٹ پبلیکیشنز طبع اول 1992ء
2- دنیا کے عظیم سائنسدان مرتبہ رقیہ جعفری۔ سرفراز احمد
ناشر اردو سائنس بورڈ طبع اول 1992ء
3- ابوریحان البیرونی از لطیف ملک ایم۔اے پبلشر سنگ میل پبلیکیشنز لاہور مئی 1988ء

☆☆☆☆☆

نامور مسلم سائنسدان

راجہ برھان احمد طالع صاحب

حکیم برہان الحق ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی

الجبرا کا ماہر - عظیم ہیئت دان - موجد

حصول علم کا شوق

ڈاکٹر عبدالسلام فرماتے ہیں-

وہ ایک ہزار سال قبل غزنہ میں رہتے تھے- ان کی وفات کے متعلق ان کے ایک ہم عصر لکھتے ہیں-

"جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ مرض الموت میں مبتلا ہیں تو میں ان کی آخری زیارت کے لئے ان کے گھر گیا- انہیں دیکھتے ہی یہ اندازہ ہو گیا کہ اب وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہیں گے- جب لوگوں نے انہیں میرے آنے کی اطلاع دی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے پوچھا کہ تم فلاں ہو میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تمہیں اسلامی قانون وراثت کے پیچیدہ مسائل کا علم ہے- اور اس کے بعد انہوں نے ایک مشہور مسئلہ کا ذکر کیا- میں نے کہا "ابو ریحان! اس وقت اس کا کیا تذکرہ" اور ابو ریحان نے جواب دیا "کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کسی بات کو جان کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ اس کو نہ جانتے ہوئے مر جائے" دل غم زدہ کے ساتھ میں نے جو کچھ مجھے معلوم تھا ان سے بیان کر دیا- اجازت لے کر میں نے ابھی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ اندر سے آہ و بکا کی آوازیں آئیں- البیرونی ختم ہو چکے تھے-

(سائنس اور جہان نو)

نام

آپ کا اصل نام حکیم برھان الحق ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی تھا- محمد نام- ابو ریحان کنیت تھی، مگر آپ ابو ریحان یا البیرونی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں-

آپ کو البیرونی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے دو ممکنہ جوابات تاریخ دان دیتے ہیں- (i) اس لئے کہ آپ بیرون نامی قصبہ میں پیدا ہوئے جو خوارزم کے پاس تھا- (ii) اس لئے کہ آپ خوارزم سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ خوارزم سے باہر ہونے کی وجہ سے آپ البیرونی تھے-

بہر حال ان دونوں باتوں میں سے جو بھی درست ہو- آپ موجودہ وسطی ایشیا کے روسی ترکستان کے رہنے والے تھے- اب آپ کے شہر کو ایک نام "البیرونی کا شہر" بھی دیا گیا ہے-

پیدائش

آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں التبریزی لکھتا ہے-

"امام الشیخ استاذ الرئیس حکیم برھان الحق ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی تیسری ذی الحج پنجشنبہ کے روز صبح کے وقت 362 ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے-" (یہاں خوارزم سے مراد خوارزم کا علاقہ ہے)

اس طرح آپ 973 سن عیسوی میں پیدا ہوئے اس تاریخ پیدائش کی تصدیق انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں بھی کی گئی ہے جس کے مطابق "ابو الریحان محمد بن احمد فارسی تحریرات کے مشہور مصنف ذوالحجہ 362 ہجری بمطابق 973ء ستمبر میں خوارزم کی ایک بستی میں پیدا ہوئے-"

حالات زندگی

آپ کا خاندان کوئی خاص شہرت نہیں رکھتا تھا نہ تو کوئی عالم اس خاندان میں تھا اور نہ ہی یہ متمول گھرانہ تھا- آپ ابو نصر منصور بن علی بن عراق کی سرپرستی میں بڑے ہوئے اور ابتداء سے ہی سائنسی علوم سیکھنے میں لگ گئے اور علوم حاصل کرنے کا یہ شوق آپ کو آخری لمحے تک رہا- آپ نے اپنی مشہور تصنیف "آثار الباقیہ" میں بھی لکھا ہے کہ آل عراق کے گھر میں پروان چڑھا اور انہی کے دودھ سے منصور کے ہاتھوں پلا- پھر اسی کتاب میں البیرونی منصور کو "استاذی" بھی لکھتے ہیں- یعنی جسمانی اور علمی دونوں طور پر منصور ہی نے آپ کو پالا- ابو نصر منصور کو البیرونی سے جو لگاؤ تھا اسکی بناء پر کئی کتب منصور نے البیرونی کے نام سے ممنون کیں-

البیرونی علمی ذوق کے ساتھ ساتھ ادبی ذوق بھی رکھتے تھے اور بڑے اچھے شعر بھی کہتے تھے-

آل عراق کی حکومت 385ھ تک رہی جب البیرونی 23 سال کے تھے- اس کے بعد آپ جرجان گئے جہاں آپ کی والئی جرجان شمس المعالی نے پذیرائی کی- 400ھ سے 407ھ کے دوران آپ واپس خوارزم آ گئے- اس کے بعد جب خوارزم شاہ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے محمود غزنوی نے خوارزم کو فتح کیا تو بہت سے علماء کے ساتھ آپ بھی غزنہ چلے آئے- محمود غزنوی نے آپ کی بہت عزت افزائی کی اور خاص درباریوں میں رکھا- اس دور میں آپ کئی دفعہ اپنے وطن بھی گئے اور محمود غزنوی کے ساتھ بھی بے شمار سفر کئے اور خاص کر ہندوستان بار بار آئے اور یہاں کے علماء سے یہاں کے سائنسی علوم بھی سیکھے- سنسکرت سیکھی اور تاریخ، ہیئت، ریاضی، جغرافیہ اور علوم طبعیہ میں ہندوستانیوں کے میل جول سے اپنی معلومات میں اضافہ کیا-

وفات

آپ اپنی زندگی کے آخری دور میں غزنہ میں رہے- 422ھ میں محمود غزنوی کے انتقال کے بعد آپ پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے- محمود غزنوی کے بیٹوں محمد اور مسعود میں جنگ شروع ہو گئی-

آخر کار 440ھ بمطابق 1048ء میں 77 سال کی عمر میں وفات پائی-

اخلاق و خصائل

آپ کا رنگ گندم گوں- پست قد اور چہرے پر خوبصورت سفید داڑھی تھی- معجم الادباء کے مطابق آپ پاکیزہ معاشرت رکھتے تھے- آپ کے الفاظ اگرچہ بے باکانہ ہوتے تھے، لیکن آپ پاک افعال کے مالک تھے- آپ کا حافظہ بلا کا تھا کہا جاتا ہے کہ "البیرونی اپنے ہاتھ سے قلم کو- آنکھ کو دیکھنے سے اور دل کو فکر سے کبھی جدا نہیں کرتے تھے-"

تصانیف و تالیفات

ابو ریحان البیرونی نے اپنی زندگی کا طویل عرصہ تصنیف و تالیف میں گزارا اور سینکڑوں کتب تحریر کیں مگر فی زمانہ ان میں سے چند ہی موجود ہیں- معجم الادباء میں ہے کہ آپ کی کتب کی فہرست 60 اوراق پر مشتمل ہے- چند کتب یہ ہیں-

i- آثار الباقیہ ii- کتاب الھند iii- کتاب فی السموات iv- قانون مسعودی v- خیال الکسوفین عند الھند- vi- تہذیب الاقوال فی تصحیح العروض والاطوال-

سائنسی خدمات

علم و حکمت کے میدان میں جدھر بھی نظر دوڑائیں آپ کی شخصیت امتیازی حیثیت رکھتی

تازگی

"البیرونی---- اپنے ہمعصر الہیثم کی طرح وہ ایک عظیم سائنسدان تھے جن کو تجربات سے لگاؤ تھا- گلیلیو کی طرح ان کے نظریات بھی جدید تھے- قدرت کے قوانین کے گیلیلین غیر متغیرہ (Gallilan Invariance) کھوج کے لئے وہ گلیلیو کے حصہ دار ہیں- حقیقت یہ ہے کہ یہ کھوج البیرونی نے آزادانہ طور پر اور پہلے کی تھی- بنیادی ذرات کے ابتدائی ہونے کے مضمون پر ان کی ابن سینا کے ساتھ کی گئی خط و کتابت میں جرح کے انداز کی اس قدر تازگی ہے کہ محسوس ہوتا ہے وہ آج ہی کے ہیں-"

(سائنس اور جہان نو ص 237)

ہے-

آپ نے الجبرا میں کئی فارمولے وضع کئے جن پر آج مغربی دنیا بہت فخر کرتی ہے- ہندسوں کے ایک سلسلہ کا مجموعہ معلوم کرنے کے لئے آپ نے فارمولا بنایا-

کیمیا کے میدان میں آپ نے بذات خود بہت سے عناصر کی کثافت معلوم کی اور یہ درست ہونے کے اعتبار سے بہت بلند درجہ پر تھی-

آپ نے زمین کی محوری گردش کے متعلق بھی کافی کچھ پیش کیا اور اس محوری گردش کے لئے دلائل پیش کئے اور طول بلد اور عرض بلد مقرر کئے-

علم فلکیات میں آپ نے زمین کے اپنے محور کے گرد حرکت کرنے کے نظریہ پر سیر حاصل بحث کی اور دلائل سے اس حرکت کو ثابت کیا-

آپ نے قدرتی چشموں کے پھوٹ نکلنے اور مصنوعی کنوؤں میں سے پانی نکل پڑنے کی وضاحت کی ہے کہ یہ سیال مادے کی اس خاصیت کی وجہ سے ہے کہ وہ اپنی سطح ہموار رکھتا ہے-

نباتات کی بھی کافی حد تک تحقیق کی اور بعض

باقی صفحہ 7 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان سے مذاکرات سے پھر انکار

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ جب تک پاکستان سرحد پار سے دہشت گردی بند نہیں کرتا اس کے ساتھ مذاکرات نہیں ہونگے۔ پاکستان مذاکرات سے پہلے موجودہ سمجھوتوں کو تسلیم کرے اور کراس بارڈر دہشت گردی سے دستبردار ہونے کا اعلان کرے۔ پاکستان نے بھارتی طیارہ اغوا کرایا اور مقبوضہ کشمیر میں ہندوؤں کا قتل عام کرایا۔ انہوں نے نیویارک میں ایشیاء سوسائٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری سرحد پار دہشت گردی کو جہاد کا نام دینے کی پاکستانی کوششوں کو رد کر دے۔ اور جہاد کے نام پر دہشت گردی کے خلاف قدم اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان انسانیت کے خلاف جرائم میں بھی ملوث ہے۔ بھارت سی ٹی بی ٹی کے خلاف نہیں لیکن اس پر عوامی اتفاق رائے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی انتہاپسندی کے پیروکار جہاد کی قبا پہن کر سادہ لوح شہریوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ پاکستان ان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔

مذاکرات شروع نہ ہونے پر افسوس

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے پاکستان اور بھارت کے درمیان دو طرفہ مذاکرات شروع نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سربراہی ہزاری اجلاس میں پیش کی جانے والی ایک رپورٹ میں انہوں نے کہا کہ علاقے کی صورت حال بدستور کشیدہ ہے۔ سرحدوں پر عدم تحفظ میں اضافہ ہو رہا ہے یہ صورت حال ناقابل برداشت ہے۔

اجتماعی کھانے شاپنگ سیر اور بس!

بی بی سی نے کہا ہے کہ یہ درست ہے کہ اقوام متحدہ کے ہزاری اجلاس میں 152- ممالک کے عالمی سربراہ شریک ہیں۔ لیکن غریبوں کے نام پر اجتماعی کھانے' شاپنگ اور سیر کے علاوہ کچھ نہیں ہو رہا۔ کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوتا ہے لاتعداد معانقے ہوتے ہیں۔ بہترین ہوٹلوں کا کاروبار چمک اٹھتا ہے کپڑوں کی ڈیزائنگ سے لیکر سر کھجانے تک کے آداب کی ریہرسل ہوتی ہے۔ اگر یہ کانفرنسیں نہ ہوں تو شاید روئے زمین پر رہنے والوں کا بھلا ہو جائے وہ امیدیں باندھنے اور ٹوٹنے کی اذیت سے نجات پالیں۔

سربراہوں کے خاص نکات

اقوام متحدہ کے ہزاری سربراہ اجلاس میں مختلف ملکوں کے سربراہوں نے خاص خاص مسائل پیش کئے۔ افریقی ملک بوٹسوانہ کے صدر فسٹس جی موگائے نے کہا کہ ہمارا ملک پوری دنیا میں ایڈز سے سب سے زیادہ متاثر ہے بچہ آج جنم لیتا ہے اور کل مرجاتا ہے۔ ہیٹی کے صدر نے کہا کہ مریخ پر قدم رکھنے کا کیا فائدہ جبکہ ہمارے اپنے سیارے کے بہت سے حصوں میں ابھی تک بھوک ناچ رہی ہے۔ پولینڈ کے صدر نے کہا کہ گلوبلائزیشن کا تاریک پہلو بھی نظر میں رکھنا چاہئے کہ امیر اور غریب ممالک کا فاصلہ بڑھ رہا ہے۔ عالمی ترقی کائناتی اقدار پر عمل کرکے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جنوبی افریقہ کے صدر نے کہا کہ اس اجلاس میں شرکت کرنے والے ہر صدر' بادشاہ' ملکہ اور وزیراعظم کے دروازے پر غریب کھڑے ہیں جو سوال کر رہے ہیں کہ تم ہمارے لئے کیا کر رہے ہو؟ مالی کے صدر نے کہا ہم غربت بیماریوں خصوصاً ایڈز کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ گھانا کے صدر نے کہا کہ مغربی ملکوں میں کرپشن کے ذریعے کمائے گئے ہر ڈالر سے ایک افریقی بچہ مرجاتا ہے۔ دو بھوک کا شکار ہوتے ہیں' تین بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

6- جماعتوں میں تربیتی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کے ساتھ تینوں تنظیموں کے عہدیداران تربیت اور مقامی مربی / معلم شامل ہوں اور جائزہ کے مطابق نمازوں میں کمزور افراد سے انفرادی رابطے کئے جائیں اور انہیں نماز باجماعت کے عادی احباب کے سپرد کیا جائے۔

7- حتی الوسع نئے بیوت الذکر اور مراکز نماز کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ ہر فرد جماعت کی مرکز نماز تک رسائی آسان ہو جہاں نمازوں کے مرکز نہ ہوں وہاں گھروں میں نماز باجماعت کو رائج کیا جائے۔

8- نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے نماز کا ترجمہ سکھایا جائے نیز نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے جہاں ممکن ہو مراکز نماز کے ساتھ MTA' لائبریری اور IN DOOR GAMES کا اہتمام کیا جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بقیہ صفحہ 2

3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. عربی سیکھئے۔
5-00 p.m. لقاء مع العرب۔
(ریکارڈ: 7 ستمبر 2000ء)
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 154
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم منصور احمد لقمان کارکن بیت المال آمد کا نکاح 31- اگست 2000ء بروز جمعرات بعد از نماز ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں ہمراہ ثمینہ یوسف صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب بیوت الحمد ربوہ بعوض۔ /25000 روپے حق مہر پر مکرم خلیل احمد تنویر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے پڑھا۔ ثمینہ صاحبہ محلّہ بیوت الحمد کی سیکرٹری لجنات ہیں۔

احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنادے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم احمد محمود قریشی صاحب ابن مکرم محمد رشید قریشی صاحب ٹاؤن شپ لاہور کو 23- مئی 2000ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "دانیہ محمود" عطا فرمایا ہے۔

بچی محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (مرحوم) پروفیسر جامعہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے اور مکرم عبداللطیف شاہد صاحب سیکرٹری مال کنری ضلع عمر کوٹ سندھ کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کی صحت وسلامتی اور دین ودنیا میں اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح

○ مورخہ 8- ستمبر کے الفضل میں نصرت جہاں انٹر کالج کے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کی تفصیل میں سوئم آنے والے طالب علم عزیزم موسیٰ احمد ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے نمبر غلط شائع ہوگئے عزیزم نے 861/1100 نمبر حاصل کئے احباب کرام تصحیح فرمالیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید شاہد احمد شاہ صاحب کارکن نظارت امور عامہ کے خالو مکرم غازی عبدالکریم صاحب "کریم سٹوڈیو کوئٹہ والے" ولد مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب مرحوم مورخہ 2000-6-15 کو بعمر 68 سال کوئٹہ میں وفات پاگئے۔ مکرم مربی صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ نے نماز جنازہ پڑھائی احمدیہ قبرستان کوئٹہ میں تدفین ہوئی جس کے بعد مکرم احسان الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے دعا کروائی۔

مرحوم کا تعلق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے خاندان سے تھا مرحوم نہایت خوش اخلاق اور فدائی احمدی تھے۔ طویل عرصہ تک پریس فوٹوگرافر کے طور پر کام کرتے رہے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب آف گرین ٹاؤن کراچی بوجہ عارضہ شوگر۔ بلڈ پریشر۔ انفیکشن گردے۔ تقریباً ہفتہ کراچی کے ہسپتال میں داخل رہے ہیں۔ اب انہیں ربوہ لایا گیا ہے اور فضل عمر ہسپتال کے ICU میں داخل ہیں۔ بے ہوشی طاری ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

علمی نشست

○ مورخہ 15- ستمبر 2000ء بوقت 9 بجے صبح تا 11 بجے احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے تحت مقامی ہال انصار اللہ میں ایک لیکچر کا اہتمام کیا گیا ہے مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد (آئی سپیشلسٹ) "آنکھوں کی بیماریاں" کے موضوع پر لیکچر دیں گے۔ تمام ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور شائقین سے شرکت کی درخواست ہے۔ ان بیماریوں کے ہومیو علاج پر بھی گفتگو ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری)

مشاعرہ اسلام آباد

○ مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کے تحت سالانہ کل پاکستان مشاعرہ 26- اگست بروز ہفتہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز رات ساڑھے نو بجے ہوا صدارت محترم چوہدری محمد علی صاحب نے فرمائی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض احمد مبارک صاحب نے سرانجام دیئے۔ پہلی نشست کا تعلق راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں سے تھا۔

جن شعراء نے اس مشاعرہ میں اپنا کلام سنایا ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نیر آفاق صاحب۔ سید ناصر احمد صاحب۔ مظفر منصور صاحب۔ ابن آدم صاحب۔ پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب۔ رشید قیصرانی صاحب۔ جنرل محمود الحسن صاحب۔ عبدالمنان ناہید صاحب۔ احمد مبارک صاحب۔ اور چوہدری محمد علی صاحب۔ سید محمود احمد شاہ صاحب کا کلام ساجد نواز صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مشاعرہ کے منتظم آصف عبدالقادر صاحب تھے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 9 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 11۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-22
منگل 12۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-25
منگل 12۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-48

نواز شریف صرف کرسی بچانا چاہتے تھے

سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سعید اشہد نے طیارہ کیس کی اپیل کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا کہ وکیل صفائی کے دلائل کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں نواز شریف صرف اپنی کرسی بچانا چاہتے تھے۔ طیارہ بیرون ملک بھیجنے میں ناکامی کے باوجود ملک میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی۔ یہ خام خیالی ہے کہ نواز شریف نے طیارہ باہر بھجوانے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ ملک میں خون خرابے کا اندیشہ تھا۔ طیارہ کو اترنے سے روکنے یا اس کا رخ تبدیل کرنے کا اختیار نواز شریف نوٹیفکیشن جاری کرنے کے بعد استعمال کرسکتے تھے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ حکومت کا تختہ الٹا جارہا تھا۔ وزیراعظم کے پاس تحریری ہدایات دینے کا وقت نہیں تھا۔ جب فوجی ٹی وی سٹیشن کی دیواریں پھلانگ کر وہاں پہنچ گئے تو خون خرابے کا واضح خدشہ پیدا ہو چکا تھا نواز شریف نے اپنے اختیارات استعمال کر کے کوئی جرم نہیں کیا۔

اداروں میں چالبازی کا تذکرہ

طیارہ کیس کی سماعت کے دوران ایک فاضل جج نے کہا کہ کیا تحریک عدم اعتماد میں چالبازی نہیں ہو سکتی؟ وکیل صفائی عزیز اللہ شیخ نے کہا کہ کس ادارے میں چالبازی نہیں ہوتی۔ جسٹس سجاد علی شاہ کیس میں کوئٹہ میں کیا ہوا تھا؟ وکیل صفائی نے کہا کہ دنیا بھر کے قوانین میں طیارے کے اندر کارروائی کو ہائی جیکنگ تصور کیا جاتا ہے لیکن پاکستان میں اس قانون میں غلط طور پر ترمیم کی گئی۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ قانون غلط ہے یا صحیح ہمیں اس کے اندر ہی فیصلہ کرنا ہے۔

پاک بھارت جنگ دور نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاک بھارت جنگ زیادہ دور نہیں۔ دفاعی بجٹ میں کمی کے باوجود مزاحمتی قوت رکھتے ہیں بھارت ہمارا امتحان لینے کی کوشش نہ کرے۔ یہی اس کے لئے بہتر ہوگا۔ ہماری قومی سلامتی کو یقینی خطرہ موجود ہے۔ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی حوصلہ افزائی کرنے والے دہشت گرد نہیں۔ انہوں نے یہ باتیں امریکی ٹی وی اے بی سی سے انٹرویو میں کہیں۔

مجھے قبول کرلیا گیا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے نیویارک میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ میں میری موجودگی قبول کی گئی۔ عالمی رہنماؤں نے بہت اچھا ردعمل دیا۔ ہر جگہ میرے ساتھ مل کر کام کیا۔ پاکستان میں کی گئی تمام اصلاحات کی حمایت کی۔ پاکستان کا مکمل انچارج ہوں۔ نہ ہوتا تو اقوام متحدہ میں نہ جاتا۔ جنگ ہونی ہی نہیں چاہئے۔ آئیں جنوبی ایشیا سے تمام فوجیں اور ہتھیار ہٹا دیں۔ ایسا دو طرفہ طور پر ہونا چاہئے۔ بھارت دفاعی بجٹ میں اضافہ کر رہا ہو تو ہم فوجوں میں کمی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے کسی دہشت گرد کو اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں حصہ لینا میرے لئے ممکن نہیں بالکل ناکام ہو جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں فوج میں خوش تھا مجبوراً اقتدار سنبھالا ہے۔ منتخب حکومت کی واپسی کے بعد اقتدار میں رہنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ اپنے اہداف 2002ء تک حاصل کرلوں گا۔

کنٹرول لائن پر بھارتی فائرنگ

کنٹرول لائن پر بھارتی فائرنگ سے دو شہری اور مسجد شہید ہو گئی کئی مکان تباہ ہو گئے۔ نیلم اور لیپا کے سرحدی دیہات پر بلااشتعال فائرنگ سے دو خواتین سمیت چھ افراد زخمی ہوگئے۔ ایک پرائمری سکول کی عمارت بھی تباہ ہوگئی۔ پاک فوج کی طرف سے بھاری گولہ باری کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ کئی بنکر تباہ ہوگئے۔

جرنیل زیادہ کرپٹ ہیں

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جرنیل سیاستدانوں سے زیادہ کرپٹ ہیں۔ عوام ٹینکوں کو سینوں پر روکنے والے فوجیوں کی عزت کرتے ہیں لیکن بزدل بدعنوان اور آئین شکنی کرنے والے جرنیلوں کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ آخر ہمیں سات سات انٹیلی جنس اداروں کی کیا ضرورت ہے۔ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ سیاست کو ملٹرائز کرنے کی کوشش ہے انہوں نے کہا کہ افسوس ہے کہ میں نے اپنے دور میں کرپشن کے حوالے سے کوئی ٹھوس لائحہ عمل مرتب نہ کیا۔ زرداری کے سپورٹرز چاہیں تو وہ سیاست چھوڑ سکتے ہیں۔

وسیم سجاد نے بھی التوا مانگ لیا

12۔ اکتوبر کے فوجی اقدام کو جائزہ قرار دیئے جانے کے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی درخواست کی سماعت ملتوی کرنے کیلئے وسیم سجاد نے بھی درخواست کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کیس کی خود پیروی کرنا چاہتا ہوں۔ چیف جسٹس ارشاد حسن خان نے درخواستوں کی سماعت کیلئے 12۔ ستمبر کی تاریخ مقرر کر دی۔

قتل کی دھمکیاں

نواز شریف کے وکیل عزیز اللہ شیخ نے کہا ہے کہ مجھے قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ حکومت تحفظ دے۔ انہوں نے کہا کہ چھ روز سے صبح چار بجے فون پر مجھے کہا جاتا ہے کہ آپ کو جلد قتل کر دیں گے۔

بینظیر کے خلاف یکطرفہ کارروائی

بینظیر بھٹو سے عدالتی سمنوں کی تعمیل نہ ہونے پر نیب کی درخواست پر یکطرفہ کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ ہائی کورٹ نے 15۔ ستمبر کی تاریخ مقرر کر دی۔ عدالت کو بتایا گیا ہے کہ بینظیر کی طلبی کیلئے اخبارات میں اشتہارات شائع کرائے گئے۔

دھرم پورہ دھماکے کے جاں بحق سپرد خاک

لاہور کے علاقے دھرم پورہ کے دھماکے میں جاں بحق ہونے والے 5۔ افراد کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہر گھر سوگوار تھا۔ مارکیٹیں بازار بند رہے ہزاروں لوگوں نے ایک ہی جگہ نماز جنازہ پڑھی۔

پورا ایک کسی کو نہیں اٹھانے دیں گے

مسلم لیگ کے لیڈروں چوہدری برادران اور میاں اظہر نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا پورا ایک کسی کو اٹھانے نہیں دیں گے۔ پارٹی میں الیکشن کرائے جائیں۔ عورتوں سے گالیاں دلوائی جارہی ہیں۔

پی آئی اے کے پائلٹوں کی ہڑتال

پی آئی اے کے پائلٹوں نے ہڑتال شروع کر دی۔ کئی پروازیں لیٹ اور متعدد منسوخ کرنی پڑیں۔ لندن کی فلائیٹ 20 گھنٹے لیٹ روانہ ہوئی۔ پائلٹوں نے بتایا ہے کہ ہڑتال نئی فضائی پالیسی کے خلاف کی گئی ہے۔ اب ریسٹ ٹائم میں فلائیٹ نہیں کریں گے۔ نئی پالیسی کے تحت دیگر باتوں کے علاوہ پائلٹوں اور ائرہوسٹسوں کے رعایتی ٹکٹ ختم کر دیئے گئے ہیں۔

بجلی کی قیمت میں اضافہ ناکافی ہے

واپڈا نے بجلی کی قیمت میں حالیہ اضافہ کو ناکافی قرار دے دیا ہے۔ حکومت مطالبہ ماننے سے قبل عوامی موقف سنے گی۔ اخبارات میں اشتہارات دیکر اعتراض پیش کرنے کی تاریخ بتائی جائے گی۔ شاید واپڈا کی بات نہ مانی جائے۔

چار مسلم لیگی لیڈروں کی رہائی کا حکم

ہائی کورٹ نے ایک بار پھر مسلم لیگ کے چار لیڈروں تہمینہ دولتانہ، جاوید ہاشمی، خواجہ سعد رفیق اور خواجہ حسان کی رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر پھر گرفتار کیا گیا تو عدالت اپنے احکامات کی تعمیل کرانا جانتی ہے۔

اب امکانات ہیں

مسلم لیگی لیڈر میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ اب اسمبلیوں کی بحالی کے کافی امکانات ہیں۔ پارٹی میں لاوا ابل پڑا ہے۔

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ڈی فریزرز۔ ائرکنڈیشنر۔
واشنگ مشین۔ ٹیلی ویژن
فون 7357309 - 7223228
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: قارل اصفہان۔ شجر کار۔
ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6366134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 نگور پارک
نکلسن روڈ لاہور
عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون۔647434

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15
تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61